السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماقول السادۃ العلماء الکرام فی رجل صلی مع جماعۃ ثم اَدرک جماعۃ اخریٰ یصلون تلک الصلٰوۃ ھل لہ ان یصلی معھم ثانیا۔

ترجمہ: اگر کوئی آدمی جماعت سے نماز پڑھ لے، پھر دوسری جماعت اس کو مل جائے تو کیا وہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نعم جازلہ ان یصلی معھم ثانیا لحدیث یزید بن الاسود قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلٰوۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلٰوتہ انحرف فاذا ھو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا فقال علی بھما فجئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما المسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ رواہ خمسۃ الا ابن ماجۃ وفی لفظ ابی داؤد واذا صلی احدکم فی رحلہ ثم ادرک الصلٰوۃ مع الامام فلیصلھا معہ فانھا لہ نافلۃ کذا فی المنتقی قال الشوکانی فی النیل ص ۳۴ ج ۲۔ الحدیث اخرجہ ایضا الدار قطنی وابن حبان والحاکم وصححہ ابن السکن وقال الترمذی حسن صحیح وقال قولہ فانھا لکما نافلۃ فیہ تصریح بان الثانیۃ فی الصلٰوۃ المعادۃ نافلۃ و ظاھرہ عدم الفرق بین ان تکون الاولی جماعۃ او فرادی لان ترک الاستفصال فی مقام الاحتمام ینزل منزلۃ العموم فی المقال انتہی۔ ولحدیث ابی سعید قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل رجل فقام یصلی الظھر فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم ولحدیث محجن بن الاورع قال اَتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی المسجد فحضرت الصلٰوۃ فصلی یعنی ولم اصل فقال لی الا صلیت قلت یا رسول اللہ قد صلیت فی الرحل ثم اَتیتک قال فاذا جئت فصل معھم واجعلھا نافلۃ رواہ احمد۔ قال الشوکانی فی النیل ص ۳۳ ج ۲ وحدیث محجن اخرجہ ایضا مالک فی المؤطا والنسائی وابن حبان والحاکم فان قلت قال ابن عبد البر قال جمھور الفقھاء انما یعید الصلٰوۃ مع المامام فی جماعۃ من صلی وحدہ فی بیتہ اوفی غیر بیتہ واما من صلی فی جماعۃ وان قلت فلا یعید فی اخریٰ قلت اوکثرت ولو اعاد فی جماعۃ اخریٰ لاعاد فی ثالثۃ ورابعۃ الی مالا نھایۃ لہ وھذا لایخفی فسادہ قال وممن قال بھذا القول مالک وابو حنیفۃ والشافعی و اصحابھم ومن حجتھم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتصلی صلوۃ فی یومین مرتین انتہی قلت من صلی صلٰوۃ فی جماعۃ ثم مر بجماعۃ یصلون تلک الصلٰوۃ فاعاد معھم تلک الصلٰوۃ فلا یلزم علیہ محذور لان ھذا امر اتفاقی وقلما یتفق مرورہ الی ثالثۃ او رابعۃ فما ظنک بخامسۃ وسادسۃ فما ادعی فیہ الفساد لیس فیہ فساد واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتصلی صلٰوۃ فی یوم مرتین فلا یدل علی ما ادعی قال الشوکانی فی النیل ص ۳۳ ج ۳ قولہ لاتصلوا صلٰوۃ فی یوم مرتین لفظ النسائی لاتعاد الصلٰوۃ فی یوم مرتین قد تمسک بھذا الحدیث القائلون ان من صلی فی جماعۃ ثم ادرک جماعۃ لایصلی معھم کیف کانت لان الاعادۃ لتحصیل فضیلۃ الجماعۃ وقد حصلت لہ وھو مروی عن الصیدلانی والغزالی وصاحب المرشد قال فی الاستذکار اتفق احمد بن حنبل واسحق بن راھویہ ان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتصلوا صلٰوۃ فی یوم مرتین ان ذلک ان یصلی الرجل صلوۃ مکتوبۃ علیہ ثم یقوم بعد الفراغ منھا فیعیدھا علی جھۃ الفرائض ایضا واما من صلی الثانیۃ مع الجماعۃ علی انھا نافلۃ اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی امرہ بذلک فلیس ذلک من اعادۃ الصلٰوۃ فی یوم مرتین لان لاولیٰ فریضۃ والثانیۃ نافلۃ فلا اعادۃ حینئذ انتہی۔

فتاوی نذیریہ جلد ص ۴۸۱

ترجمہ: ہاں ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، یزید بن اسود نے کہا، میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی، جب فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا دو آدمی پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی، آپ نے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ، وہ آئے، تو ان کے کندھے کانپ رہے تھے، آپ نے فرمایا، تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی؟ کہنے لگے، ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ آئے تھے۔ آپ نے فرمایا! ایسا نہ کرو، جب تم اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو، پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو، وہ تمہارے نفل نماز بن جائے گی۔ امام ترمذی نے کا، دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے گی، وہ نفل ہوگی، اور پہلی فرض ہوگی، خواہ جماعت کے ساتھ پڑھی یا اکیلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے۔ ایک آدمی آیا، آپ نے فرمایا کوئی آدمی ہے۔ جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے، اس سے معلوم ہوا کہ جماعت سے نماز پڑھی ہو، تو بھی دوسری جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے محجن بن اورع مسجد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جماعت کھڑی ہوئی، تو انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ نے پوچھا، تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں، آپ نے فرمایا، جب ایسا واقعہ بنے، تو نماز دوبارہ پڑھ لیا کرو۔ یہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی۔ اگر کوئی آدمی گھر میں پہلے اکیلا نماز پڑھے اور پھر اس کو جماعت کے ساتھ نماز مل جائے، تو دوبارہ پڑھ لے۔ اور اگر پہلے بھی جماعت ہی سے نماز پڑھی ہو، اور پھر دوسری مرتبہ جماعت ملے تو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امام مالک' ابو حنیفہ' اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام احمد، اسحٰق بن راہویہ کا مذہب یہ ہے۔ کہ پھر دوسری جماعت میں بھی شامل ہو جاوے۔ اور جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے، تو اس کا مطلب یہ ہے، کہ دونوں مرتبہ فرض کی نیت کر کے نہ پڑھے۔ بلکہ دوسری مرتبہ نفل کی نیت کرے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3ص45-47

محدث فتویٰ